۱۵۰۹   دار الافتاء   172 ص

کیا فرماتے ہیں مفتیانِ کرام اس مسئلہ سے متعلق کہ

(۱) میرے دادا محمد نبی کا انتقال 2002 میں ہوا تھا اس وقت انکے ورثہ میں دادی ہاجرہ، اور تین بیٹے (محمد عمر، محمد اسماعیل، محمد ابراہیم) اور دو بیٹیاں (سعیدہ اور شہناز) تھیں، میرے دادا نے 2 کنال کا پلاٹ اور ایک گھر ترکہ میں چھوڑا ہے. میرے دادا کے والدین اور دادا دادی اور نانی کا انتقال انکی زندگی ہی میں ہوگیا تھا.

(۲) اس کے بعد 2005 میں میری دادی ہاجرہ کا انتقال ہوا، انکے والدین دادا دادی نانی کا انتقال انکی زندگی ہی میں ہوگیا تھا.

(۳) اس کے بعد ہمارے تایا اسماعیل کا انتقال ہوا، انکے ورثہ میں بیوہ زرینہ، دو بیٹے عبد القدیر، عبد الکبیر اور دو بیٹیاں حرا، امہ ہانی ہیں.

(۴) اس کے بعد تقریباً 2009 میں ہمارے دوسرے تایا محمد عمر کا انتقال ہوا، انکے ورثہ میں بیوہ عابدہ، تین بیٹے امتیاز احمد، ریاض احمد، سرفراز احمد اور دو بیٹیاں فلق ناس اور ثمراد زندہ ہیں.

(۵) اس کے بعد ہماری پھوپھی شہناز کا انتقال ہوا، انکے ورثہ میں ایک بیٹا سلمان، اور تین بیٹیاں حنا، عظمیٰ اور اسماء زندہ ہیں. مرحومہ کے شوہر عبد اللہ کا انتقال انکی زندگی ہی میں ہوگیا تھا.

(۶) اس کے بعد ہماری دوسری پھوپھی سعیدہ کا انتقال ہوا، انکے ورثہ میں شوہر حافظ محمد یاسین تین بیٹے عثمان، حسین، حسنین اور ایک بیٹی ثمینہ زندہ ہے.

(۷) اسکے بعد ہمارے والد محمد ابراہیم کا انتقال ہوا، ہم پانچ بھائی آفتاب، عمران، خلیل احمد عبد الجلیل، عبد الحفیظ اور ایک بہن راحیلہ ہے. ہماری والدہ کا انتقال والد مرحوم کی

زندگی ہی میں ہو گیا تھا۔

(۸) اس کے بعد ہمارے بڑے بھائی عبد الحفیظ صاحب کا انتقال ہوا، ان کے ورثہ میں ہماری بھابھی طاہرہ اور تین بھتیجیاں حفصہ، خولہ، خالدہ اور ہم چار بھائی اور ایک بہن رہیں۔

برائے مہربانی ان سب کا میراث میں شرعی حصہ بتادیں

مستفتی: آفتاب

فون نمبر: 03170107790

پتہ: داؤد چورنگی نیو حج کالونی

(جواب منسلک ہے)

دار الافتاء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

(۱،۲)۔۔۔ مرحوم محمد نبی اور مرحومہ ہاجرہ نے بوقتِ انتقال اپنی ملکیت میں جو کچھ منقولہ وغیر منقولہ مال وجائیداد مثلاً پلاٹ، نقد رقم، سونا چاندی، مالِ تجارت، کپڑے، برتن اور مرحومین کا وہ قرض جو ان کا کسی پر ہو اور مرحومین نے اپنی زندگی میں وہ وصول یا معاف نہ کیا ہو، غرض جو بھی چھوٹا بڑا اسامان چھوڑا ہے وہ سب ان کا ترکہ ہے، اس میں سب سے پہلے ان کے کفن ودفن کے متوسط اخراجات نکالے جائیں، تاہم اگر یہ اخراجات کسی نے احسان کے طور پر ادا کردیئے ہوں، تو ان کے ترکہ سے یہ اخراجات نہیں نکالے جائیں گے۔ البتہ اگر مرحومین کے ذمہ کسی کا کوئی واجبُ الاداء قرض ہو تو ان کے ترکہ سے وہ ادا کیا جائے، اس کے بعد دیکھیں کہ اگر مرحومین نے کسی غیر وارث کے حق میں کوئی وصیت کی ہو تو اس پر بقیہ ترکہ کے ایک تہائی (۱/۳) مال کی حد تک عمل کریں، اس کے بعد جو ترکہ باقی بچے اس کے کل آٹھ برابر حصے کرکے تینوں بیٹوں میں سے ہر بیٹے کو دو دو حصے اور ہر بیٹی کو ایک ایک حصہ دیدیں۔

میراث کی تقسیم کا نقشہ درج ذیل ہے

مسئلہ ۸ مرحوم محمد نبی، مرحومہ ہاجرہ

میـ

بیٹا	بیٹا	بیٹا	بیٹی	بیٹی
محمد عمر	محمد اسماعیل	محمد ابراہیم	سعیدہ	شہناز
۲	۲	۲	۱	۱

(۳)۔۔۔ مرحوم اسمٰعیل نے اپنے والد سے ملنے والے مذکورہ دو (۲) حصوں سمیت اپنے انتقال کے وقت جو کچھ اپنی ملکیت میں چھوڑا ہے وہ سب ان کا ترکہ ہے۔ اس میں سب سے پہلے حقوقِ واجبہ (کفن ودفن، قرض، بیوی کا مہر اگر ادا نہ کیا ہو یا بیوی نے خوشدلی سے معاف نہ کیا ہو اور وصیت) کی مذکورہ بالا طریقے سے ادائیگی کے بعد جو کچھ بچے اس کے کل اڑتالیس (۴۸) برابر حصے کرکے چھ حصے بیوہ کو اور دو بیٹوں میں سے ہر بیٹے کو چودہ (۱۴) چودہ (۱۴) اور دو بیٹیوں میں سے ہر بیٹی کو سات (۷) سات (۷) حصے دیدیں۔

میراث کی تقسیم کا نقشہ درج ذیل ہے

مسئلہ ۸/۴۸ مرحوم محمد اسماعیل مضروب:۶

میـ

بیوہ	بیٹا	بیٹا	بیٹی	بیٹی

(جاری ہے۔۔۔)

زرینہ	عبدالقدیر	عبدالکبیر	حرا	امہ
۱	۶/۷			
۶	۴۲			
۶	۱۴	۱۴	۷	۷

(۴)۔۔۔ مرحوم محمد عمر نے اپنے والد سے ملنے والے مذکورہ دو (۲) حصوں سمیت اپنے انتقال کے وقت جو کچھ اپنی ملکیت میں چھوڑا ہے وہ سب ان کا ترکہ ہے۔ اس میں سب سے پہلے حقوقِ واجبہ (کفن و دفن، قرض، بیوی کا مہر اگر ادا نہ کیا ہو یا بیوی نے خوشدلی سے معاف نہ کیا ہو اور وصیت) کی مذکورہ بالا طریقے سے ادائیگی کے بعد جو کچھ بچے اس کے کل چونسٹھ (۶۴) برابر حصے کر کے آٹھ حصے بیوہ کو اور تین بیٹوں میں سے ہر بیٹے کو چودہ (۱۴) چودہ (۱۴) اور دو بیٹیوں میں سے ہر بیٹی کو سات (۷) سات (۷) حصے دیدیں۔

دار الافتاء

میراث کی تقسیم کا نقشہ درج ذیل ہے:

مسئلہ ۸/۶۴ مرحوم محمد عمر مضروب ۸

میـــ

بیوہ	بیٹا	بیٹا	بیٹا	بیٹی	بیٹی
عابدہ	امتیاز احمد	ریاض احمد	سرفراز احمد	فلق ناس	حمیراء
۱	۸/۷				
۸	۵۶				
۸	۱۴	۱۴	۱۴	۷	۷

(۵)۔۔۔ مرحومہ شہناز نے اپنے والد سے ملنے والے مذکورہ ایک (۱) حصہ سمیت اپنے انتقال کے وقت جو کچھ اپنی ملکیت میں چھوڑا ہے وہ سب ان کا ترکہ ہے۔ اس میں سب سے پہلے حقوقِ واجبہ (کفن و دفن، قرض اور وصیت) کی مذکورہ بالا طریقے سے ادائیگی کے بعد جو کچھ بچے اس کے کل پانچ (۵) برابر حصے کر کے ایک (۱) بیٹے کو دو (۲) حصے اور تین بیٹیوں میں سے ہر بیٹی کو ایک (۱) ایک (۱) حصہ دیدیں۔ میراث کی تقسیم کا نقشہ درج ذیل ہے:

مسئلہ ۵ مرحومہ شہناز

میـــ

بیٹا	بیٹی	بیٹی	بیٹی
سلیمان	حناء	عظمیٰ	اسماء
۲	۱	۱	۱

(جاری ہے۔۔۔)

(٦)---- مرحومہ سعیدہ نے اپنے والد سے ملنے والے مذکورہ ایک (۱) حصہ سمیت اپنے انتقال کے وقت جو کچھ اپنی ملکیت میں چھوڑا ہے وہ سب ان کا ترکہ ہے۔ اس میں سب سے پہلے حقوق واجبہ (کفن ودفن، قرض اور وصیت) کی مذکورہ بالا طریقے سے ادائیگی کے بعد جو کچھ بچے اس کے کل اٹھائیس (۲۸) برابر حصے کرکے شوہر کو سات (۷) حصے اور تین بیٹوں میں سے ہر بیٹے کو چھ (٦) چھ (٦) حصے اور ایک بیٹی کو تین (۳) حصے دے دیں۔

میراث کی تقسیم کا نقشہ درج ذیل ہے:۔

مسئلہ ۴/۲۸

مرحومہ سعیدہ　　　مضروب: ۷

شوہر	بیٹا	بیٹا	بیٹا	بیٹی
حافظ محمد یاسین	عثمان	حسین	حسنین	ثمینہ
۱	۷/۳			
۷	۲۱			
۷	٦	٦	٦	۳

(۷)---- مرحوم محمد ابراہیم نے اپنے والد سے ملنے والے مذکورہ دو (۲) حصوں سمیت اپنے انتقال کے وقت جو کچھ اپنی ملکیت میں چھوڑا ہے وہ سب ان کا ترکہ ہے۔ اس میں سب سے پہلے حقوق واجبہ (کفن ودفن، قرض اور وصیت) کی مذکورہ بالا طریقے سے ادائیگی کے بعد جو کچھ بچے اس کے کل گیارہ (۱۱) برابر حصے کرکے پانچ بیٹوں میں سے ہر بیٹے کو دو (۲) دو (۲) حصے اور ایک بیٹی کو ایک (۱) حصہ دیدیں۔

دار الافتاء

میراث کی تقسیم کا نقشہ درج ذیل ہے:۔

مسئلہ ۱۱　　　مرحوم محمد ابراہیم

بیٹا	بیٹا	بیٹا	بیٹا	بیٹا	بیٹی
آفتاب	عمران	خلیل احمد	عبدالجلیل	عبدالحفیظ	راحیلہ
۲	۲	۲	۲	۲	۱

(۸)---- مرحوم عبدالحفیظ نے اپنے والد سے ملنے والے مذکورہ دو (۲) حصوں سمیت اپنے انتقال کے وقت جو کچھ اپنی ملکیت میں چھوڑا ہے وہ سب ان کا ترکہ ہے۔ اس میں سب سے پہلے حقوق واجبہ (کفن ودفن، قرض، مہر اگر ادا نہ کیا ہو اور وصیت) کی مذکورہ بالا طریقے سے ادائیگی کے بعد جو کچھ بچے اس کے کل دو سو سولہ

(جاری ہے---)

(۲۱۶) برابر حصے کر کے بیوہ کو ستائیس (۲۷) حصے اور تین بیٹیوں میں سے ہر بیٹی کو اڑتالیس (۴۸) اڑتالیس (۴۸) اور چار بھائیوں میں سے ہر بھائی کو دس (۱۰) دس (۱۰) حصے اور ایک بہن کو پانچ (۵) حصے دیدیں۔

میراث کی تقسیم کا نقشہ درج ذیل ہے:۔

مسئلہ ۲۴/۲۱۶ مرحوم عبد الحفیظ مضروب:۹

میـــت

بیوہ	بیٹی	بیٹی	بیٹی	بھائی	بھائی	بھائی	بھائی	بہن
طاہرہ	حفصہ	خولہ	خالدہ	آفتاب	عمران	خلیل احمد	عبدالجلیل	راحیلہ
۳		۱۶				۵		
۲۷		۱۴۴				۴۵		
۲۷	۴۸	۴۸	۴۸	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۵

واللہ خیر الوارثین

محمد اویس

محمد اویس سیالکوٹی عفی عنہ

دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی

۱۶/شعبان المعظم/۱۴۴۰ھ

۲۲/اپریل/۲۰۱۹ء

الجواب صحیح

مفتی جامعہ دار العلوم کراچی

۱۷/شعبان المعظم/۱۴۴۰ھ

۲۳/اپریل/۲۰۱۹ء

الجواب صحیح

محمد یعقوب عفا اللہ عنہ

۱۴۴۰/۸/۱۹